



سوال

(112) بغیر وضو قرآن پاک پڑھنا؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بغیر وضو کے آدمی قرآن پاک پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟ اگر پڑھ سکتا ہے تو آیت **لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ** کا کیا مضموم ہے؟ اگر یہ آیت نجی کے بارے میں ہے تو دینی مدارس میں قرآن پاک بچے پڑھتے پڑھتے بار بار پشاب کرنے کے لیے جاتے ہیں کیا ان پر وضو لازمی ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

”سنن ابی داؤد“ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے :

’وَلَمْ يَكُنْ يَسْجُدُ، أَوْ قَالَ: سَجَّزُهُ عَنِ الْقُرْآنِ شَيْئٌ لَيْسَ الْجَنَابَةِ- سنن ابی داؤد، باب فی النجس یقرأ القرآن، رقم: ۲۲۹

یعنی ”نبی ﷺ کو جنابت کے ماسوا کوئی چیز قراءت قرآن سے مانع نہیں تھی۔“

صاحب ”عون المعبود“ حدیث ہذا کی تشریح کرتے ہوئے رقمطراز ہیں :

’وَالْحَدِيثُ يُدَلُّ عَلَى جَوَازِ الْقِرَاءَةِ لِلنَّجِسِ بِالْحَدِيثِ الْأَصْفَرِ وَهُوَ جَمْعٌ عَلَيْهِ - لَمْ تَزْفِيهِ خِلَافًا عَلَى عَدَمِ الْجَوَازِ لِلنَّجِسِ - وَقَدْ وَرَدَتْ أَحَادِيثٌ فِي تَحْرِيمِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ لِلنَّجِسِ، فِي كَثِيرٍ مِمَّا نَحْنُ نَحْتَمِلُ لَكِنْ تَحْتَمِلُ الْقُوَّةُ بِالضَّمَامِ بَعْضًا بَعْضًا لِأَنَّ بَعْضَ الطَّرِيقِ لَيْسَ فِيهِ شَدِيدُ الضَّعْفِ، وَهُوَ يَصْلُحُ أَنْ يَتَشَكَّكَ بِهِ -‘

یعنی ”یہ حدیث اس بات پر دال ہے کہ حدیث اصغر (بے وضوئی) کی حالت میں قراءت جائز ہے۔ مسئلہ ہذا میں ہمیں کسی کا خلاف معلوم نہیں ہو سکا۔ یہ حدیث اس پر دال ہے کہ نجی کے لیے قراءت ناجائز ہے۔ کئی ایک احادیث نجی کی حرمت قراءت کے بارے میں وارد ہیں۔ سب میں مقال ہے لیکن بعض کے بعض سے الضمام (ملائے) کی شکل میں قوت حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ بعض طرق میں زیادہ ضعف نہیں۔ وہ لائق عمل اور قابل تمسک (قابل حجت) ہیں۔“

”فتح الباری“ (۱/۲۰۸) میں ہے : ’وَأَخْبَرَنَا مَنْ قَبِيلِ الْحَسَنِ يَصْلُحُ لِلْحَدِيثِ‘

یعنی ”حق بات یہ ہے کہ حدیث مذکور حسن کے قبیل سے ہے اور قابل حجت ہے۔“



نیز ”صحیح بخاری“ کی تبویب ”باب قرآنہ القرآن بعد الحدیث“ وغیرہ میں بھی حدیث اصغر کی صورت میں بلا وضو جواز قرأت قرآن کی طرف اشارہ ہے۔

اور آیت کریمہ **لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ** کی تفسیر میں کئی قول ہیں۔ ایک قول کے مطابق **لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ** میں ضمیر کا مرجع لوح محفوظ ہے اور جملہ خبریہ ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ **الْمُطَهَّرُونَ** سے مراد بنی آدم ہیں ”ہ“ ضمیر کا مرجع مصحف ہے۔ جملہ خبریہ بمعنی ”نہی“ ہے۔ اس دوسری تفسیر کی بناء پر بلا طہارت ”مس مصحف“ (قرآن کو ہاتھ لگانا) ناجائز ہوگا۔ بہر حال آیت ہذا محتمل وجہین (دونوں وجوہ کا احتمال رکھتی) ہے۔ مانعین (منع کرنے والے) کا استدلال رسول اللہ ﷺ کی اس چٹھی سے ہے جو عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو لکھ کر دی تھی جب کہ انھیں اہل یمن کی طرف بھیجا تھا۔ ”دارقطنی“ میں ہے: **أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ إِلَى الْيَمَنِ كِتَابًا، وَكَانَ فِيهِ: لَا يَمَسُّ الْقُرْآنَ إِلَّا طَاهِرٌ۔** سنن الدارمی، باب لا ٱلأَطْلَاقَ قَبْلَ نِكَاحٍ، رقم: ۲۳۱۲، سنن الدارقطنی، باب فی شئ الحدیث عن مس القرآن، رقم: ۳۴۰

”نبی ﷺ نے اہل یمن کو خط لکھا۔ اس میں مذکور تھا صرف طاہر انسان قرآن کو مس کرے۔“

حدیث ہذا سند کے لحاظ سے اگرچہ متکلم فیہ ہے لیکن حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنَّ أَشْبَهَ التَّوَاتُرِ فِي نَجْوِهِ لَتَلْقَى النَّاسَ لَهُ بِالْقَبُولِ

(یہ متواتر کے مشابہ ہے کیونکہ عوام میں اسے درجہ قبول حاصل ہے) یعقوب بن سفیان کا بیان ہے کہ اس سے زیادہ صحیح خط کا علم مجھے نہیں ہو سکا۔

کیونکہ اصحاب رسول اللہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ اسی کی طرف رجوع کرتے تھے اور اپنی آراء کو ترک کر دیتے۔ نیز عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ اور زہری نے بھی اس نخط کی صحت کی شہادت دی ہے۔

علامہ شوکانی رحمہ اللہ ”نبیل الأوطار“ (۱/۲۳۶) میں فرماتے ہیں:

وَالْحَدِيثُ يُدَلُّ عَلَى أَنَّهُ لَا يَجُوزُ مَسُّ الْمُصْحَفِ إِلَّا مَنْ كَانَ طَاهِرًا۔

یعنی حدیث ہذا اس بات پر دال ہے کہ قرآن کو صرف وہی شخص چھو سکتا ہے جو طاہر ہو۔

واضح ہو کہ شرع میں طہارت کے چار اطلاقات ہیں:

1 اولاً: مومن بمقابلہ کافر۔ قرآن میں ہے: **إِنَّمَا الشَّرْكَونَ نَجِسٌ (مشرکین پلید ہیں) حدیث میں ہے: «أَلْمُؤْمِنُونَ لَا يَجْسُونَ»** ”مومن نجس (پلید) نہیں ہوتا۔“ صحیح البخاری، باب: **النجس۔ مخرج ویشی فی الشوق...، رقم: ۲۸۵**

2 ثانیاً: حدیث اکبر یعنی جنابت وغیرہ سے طہارت حاصل کرنا۔ قرآن میں ہے: **وَإِن كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا**

3 ثالثاً: حدیث اصغر، خروج ریح وغیرہ سے وضو کرنا۔ حدیث میں ہے: **«دُعْمَانُ فَا نِي أَدْخَلْتُمَا طَاهِرَتَيْنِ»** صحیح البخاری، باب: **إِذَا دَخَلَ رَجُلٌ رَجُلًا وَبَيْنَهُمَا طَاهِرَتَانِ، رقم: ۲۰۶**

4 رابعاً: وہ شخص جس کے بدن پر نجاست جسی ہو چکی نہ ہو۔ (مذکورہ آیت کی تفسیر میں) قاضی شوکانی رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ جس کے ہاں مشترک لفظ کا حملہ اس کا (کئی) معانی پر اطلاق جائز ہے۔ اس نے یہاں جمع معانی پر محمول کیا ہے۔ میری رائے میں مشترک (لفظ) چونکہ مجمل ہے لہذا بیان کے بغیر اس پر عمل نہ کیا جائے۔ ”داؤد الظاہری“ کے سوا علماء کا اجماع ہے کہ حدیث اکبر میں مس مصحف ناجائز ہے اور حدیث اصغر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، شعبی، ضحاک، زید بن علی اور داؤد رحمۃ اللہ علیہم جواز کے قائل ہیں انتہی۔ ”مرعاة المفاتیح“ (۱/۳۰۶) میں ہے:

